محمد ماجد نام رکھنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

محمد ماجد نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچے کا نام "محمد ماجد" رکھنا شرعاً جائز ہے "ماجد" کا معنی ہے: "بزرگی والا"۔ یہ اگرچہ اللہ پاک کے صفاتی ناموں میں سے ہے، مگر یہ اسمائے مشترکہ یعنی ان ناموں میں سے ہے کہ، جن کا مخلوق پر بھی اطلاق جائز ہے، لہذا یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں اور اس سے کے ساتھ لفظ محمد لگانے میں بھی حرج نہیں۔

لفظ "ماجد" کے معنی کے متعلق المنجد میں ہے "الماجد: بزرگی والا" (المنجد، صفحہ 826، خزینہ علم وادب، لاہور)

اسماء الحسنیٰ کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حدیثِ پاک میں اللہ تبارک وتعالی کا ایک نام "الماجد (یعنی: بزرگی والا)" بھی مذکور ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، جلد2، صفحہ 707، حدیث: 2288، المکتب الاسلامی، بیروت)

ایک روایت کے مطابق "ماجد" نام کے صحابی بھی ہیں:

جامع المسانید لابن کثیر میں ہے

"(جابر بن ماجد الصدفي) قال ابن يونس: وفد على رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وشهد فتح مصر. قال ابن الأثير: وقد اختلف في حديثه. فروى الأوزاعي، عن قيس بن جابر الصدفي، عن أبيه، عن جده، عن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أنه قال: (سيكون بعدي خلفاء ومن بعد الخلفاء أمراء۔۔الخ) قال: ورواه ابن لهيعة، عن عبد الرحمن بن قيس بن جابر عن أبيه عن جده فعلى رواية الأوزاعي يكون الصحابي ماجدا، وعلى رواية ابن لهيعة الصحابي جابر ابن ماجد" (جامع المسانید والسنن، ج2، ص 66، 67، دار خضر، بیروت)

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ نے اپنے بیٹے کا نام "ماجد علی" رکھا تھا:

بہار شریعت کے حصہ 19 کے مصنف حضرت علامہ سید ظہیر احمد زیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اسی حصہ 19 کے شروع میں ذکر فرماتے ہیں: "**الحاج عبد المصطفی ازہری:** آپ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے تیسرے صاحبزادے ہیں، آپ کا نام اعلیٰ حضرت نے "عبد المصطفیٰ" رکھا جب کہ **حضرت صدر الشریعہ نے آپ کا نام "ماجد علی" رکھا تھا۔** سنِ شعور کو پہنچ کر جب آپ درسِ نظامی سے فارغ

ہوئے اور شعر گوئی کا ذوق پیدا ہوا آپ نے اپنا تخلص "ماجد" رکھا۔ یہ وہی نام ہے جو آپ کے والدِ محترم حضرت صدر الشریعہ نے ابتداءً آپ کا رکھا تھا۔" (بہارِ شریعت، ج3، حصہ19، ص915 تا918 ملتقطا، مکتبۃ المدینہ)

جو نام اللہ عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، ان کے متعلق در مختار میں ہے

"وجاز التسمية بعلي ورشيد وغيرهما من الاسماء المشتركة ويراد في حقنا غير ما يراد في حق اللہ تعالى"

ترجمہ: اسمائے مشترکہ میں سے علی، رشید اور ان کے علاوہ نام رکھنا جائز ہے اور (ان اسماء سے) جو معنیٰ اللہ تعالیٰ کے لیے مراد لیے جاتے ہیں ہمارے حق میں اس کے علاوہ معنیٰ مراد لیے جائیں گے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ688,689، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4482

تاریخ اجراء: 05جمادی الثانی1447ھ/27نومبر2025ء